کتاب نما

اصول الحدیث' مصطلحات و علوم (جلد اول)' ڈاکٹر خالد علوی۔ ناشر: الفیصل' اردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۸۱۵۔ قیمت: ۳۷۵ روپے۔

امت کو جن علوم میں امتیاز حاصل ہے ان میں اصول الحدیث یا مصطلح الحدیث سرفہرست ہے۔ اس امت نے قرآن پاک کو تو (جس کے الفاظ وحی پر مشتمل تھے) لفظاً محفوظ کیا' سینوں میں بھی اور صحیفوں میں بھی۔ اسی طرح حدیث کو' جس کا مضمون آپؐ پر وحی کیا گیا' اسے بھی آپؐ سے معناً اور عملاً پوری طرح محفوظ کیا گیا اور اکثر جگہ لفظاً بھی محفوظ کر لیا گیا۔ یہ کارنامہ محدثین نے انجام دیا جو مسانید' جوامع' سنن اور معاجم کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔

اصول الحدیث یا علوم الحدیث ان قواعد و ضوابط کا نام ہے جس کے ذریعے حدیث رسولؐ' اس کی اقسام و انواع کی پہچان ہوتی ہے اور سند اور متن یا راوی اور مروی کا حال معلوم ہوتا ہے۔ علوم الحدیث یا علم مصطلح الحدیث بڑا وسیع علم ہے۔ یہ علم' احادیث کی جانچ پرکھ اور نقد و جرح کے لیے میزان کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس طرح صرف و نحو کے بغیر عربی زبان میں ایک انسان میں بصیرت پیدا نہیں ہو سکتی' اسی طرح اس علم کے بغیر حدیث کی حیثیت کے بارے میں گفتگو نہیں کی جا سکتی۔

الحمدللہ اب بھی دنیا میں علوم القرآن اور علوم الحدیث کے ماہرین کی بڑی تعداد پائی جاتی ہے۔ ان ماہرین میں سے ایک ممتاز اور ذہین و فطین علمی شخصیت ڈاکٹر خالد علوی صاحب کی ہے جو علمی دنیا میں نمایاں مقام پیدا کر چکے ہیں۔ انھوں نے حدیث رسولؐ کے موضوع پر گراں قدر کام کیا ہے۔ پہلے حفاظت حدیث کے موضوع پر ایک عمدہ کتاب پیش کی۔ اب علوم الحدیث پر ان کی تازہ کتاب آئی ہے جو فکری و علمی گہرائی اور گیرائی کا عمدہ نمونہ ہے۔ اس موضوع پر اردو زبان میں جو کتابیں سامنے آئی ہیں' یہ موسوعہ بلاشبہ ان سب سے فائق ہے۔ یہ کتاب اپنی جامعیت' اسلوب بیان اور انداز تحقیق کے لحاظ سے جلیل القدر اور عظیم الشان کوشش ہے۔ کوئی بات حوالے کے بغیر نہیں ہے۔ بلاشبہ اصول حدیث کے اردو ذخیرے میں یہ ایک خوب صورت اضافہ ہے۔

کتاب کے آغاز میں "علم الحدیث اور اس کا ارتقا" کے عنوان سے بڑی عمدہ بحث کی گئی ہے۔ صحابہ

کرامؓ کی احتیاط، خلفاے راشدین حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ و علیؓ اور ام المومنین حضرت عائشہؓ کے اقوال سے گفتگو کا آغاز کیا گیا اور پھر بات کو تکمیلی مرحلے تک پہنچانے کے بعد اس موضوع پر اب تک جو اہم کتابیں لکھی گئی ہیں، ان کا تعارف بھی پیش کر دیا ہے۔ نیز اس علم کی تاریخ اور اس کے مختلف ادوار کا درست اور محققانہ انداز میں تعین کیا گیا ہے۔ اس کے بعد علم حدیث کی اصطلاحات، اقسام اور اصول حدیث کے مختلف مباحث پر، جنھیں عموماً مختصراً بیان کر دیا جاتا ہے، سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ اس طرح بحث کے تمام گوشے واضح ہو گئے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے یہ کتاب لکھ کر ایک گراں قدر علمی خدمت سرانجام دی ہے۔ یہ کتاب ان شاء اللہ علما اور طلبہ کے لیے نور نظر اور سرور قلب ثابت ہو گی، اسے ہاتھوں ہاتھ لیا جائے گا اور یہ علوم حدیث کی اشاعت و توسیع میں اہم کردار ادا کرے گی۔ (مولانا عبدالمالک)

شیخ ایاز کے آخری دس سال، مرتبہ: محمد موسیٰ بھٹو۔ ناشر: سندھ نیشنل اکیڈمی ٹرسٹ، ۱۸۶ پیپلز کالونی، لطیف آباد، نمبر ۴ بی، حیدر آباد۔ صفحات: ۱۱۲۔ قیمت: ۳۰ روپے۔

سندھ کے معروف دانش ور، شیخ ایاز سیکولرازم، مذہب بیزاری اور آزاد خیالی کے دل دادہ و علم بردار اور مبلغ تھے۔ وفات سے تقریباً دس برس پہلے اللہ تعالیٰ نے انھیں ہدایت عطا کی۔ ان پر اللہ کی وحدانیت، ایمان و یقین اور حق و صداقت کا انکشاف ہوا اور وہ خدا پرستی کے راستے پر گامزن ہوئے جس نے ان کے دل و دماغ کو منور کر دیا۔ زیر نظر کتاب سے ان کی قلب ماہیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ انھوں نے سندھی زبان میں حمدیہ دعاؤں کا ایک مجموعہ شائع کیا تھا۔ یہ کتاب ان کی دعاؤں کے انتخاب کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کے تعارف میں سندھ کی معروف ادبی اور روحانی شخصیت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں نے لکھا ہے کہ ان دعاؤں میں جہاں موصوف نے اپنی ذات کی مکمل نفی اور عاجزی سے اللہ کی کبریائی اور عظمت بیان فرمائی ہے اور اس کی بارگاہ میں دل کی گہرائیوں سے ہدایت کے لیے رہنمائی طلب کی ہے اور ایمان و اسلام کی راہ پر استقامت سے گامزن ہونے کے لیے اضطراب اور دل کے درد سے اللہ کو پکارا ہے، وہاں دعاؤں میں اسلامی فکر، فلسفہ اور حضور اکرمؐ کی تعلیمات کو بھی احسن طریقے سے پیش کیا ہے۔ دعاؤں کے مترجم اور اس کتاب کے مرتب محمد موسیٰ بھٹو نے شیخ ایاز کے آخری دس سالوں میں ان سے رابطہ رکھا جس کی تفصیل کتاب میں ان کے بعض مضامین سے ملتی ہے۔ مرتب کے نام شیخ مرحوم کے متعدد خطوں کے عکس بھی شامل کتاب ہیں۔

محمد موسیٰ بھٹو بتاتے ہیں کہ شیخ ایاز سے آخری ملاقات میں محسوس ہوا کہ انھیں اس بات کا سخت افسوس تھا کہ سندھی نوجوانوں میں اسلام کے بارے میں پیدا شدہ غلط فہمیاں دور کرنے اور نئی نسل کا اسلام

پر اعتماد بحال کرنے کے لیے انھیں جو کردار ادا کرنا چاہیے تھا' اپنی مسلسل بیماری اور غیر معمولی جسمانی کمزوری کی وجہ سے وہ مطلوبہ کردار ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ انھیں حسرت تھی کہ کاش انھیں حق و صداقت اور اسلامی فکر سے آشنائی صحت و توانائی کے دور میں ہوتی تو وہ اسلامی نظریے کے فروغ کے لیے اپنی توانائیاں صرف کر دیتے۔ یہ چیز دور حاضر کے نام نہاد ترقی پسند دانش وروں کے لیے فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ کا درجہ رکھتی ہے۔

دین و شریعت کی طرف شیخ ایاز کا رجوع' اسلامیان سندھ کے لیے باعث مسرت تھا کیوں کہ مرحوم ایک ممتاز شاعر و ادیب اور نامور دانش ور تھے اور ان کے (دور "تاریکی" کے) افکار نے ہزاروں سندھی نوجوانوں کو متاثر (گمراہ) کیا تھا۔ خود انھیں اس کا احساس تھا' چنانچہ انھوں نے زیر نظر دعاؤں میں' حضور باری تعالیٰ میں اعتراف کیا ہے کہ میں گمراہی کی کھائی میں گرا ہوا تھا' تو نے مجھے سیدھی راہ دکھائی۔ میں نے بے راہ روی کی زندگی گزار کر بڑا جرم کیا ہے۔ اب تو مجھے اتنی مہلت عطا کر کہ میں اپنے گناہوں کے ازالے کے لیے کچھ کر سکوں۔

محمد موسیٰ بھٹو بتاتے ہیں کہ شیخ ایاز کی وفات کے بعد' ان کی شخصیت اور فکر پر شائع ہونے والی درجن بھر کتابوں اور بیسیوں اردو اور انگریزی مضامین میں ان کی نئی اسلامی فکر' اسلامی جذبے اور اسلامی کردار سے بالکل صرف نظر کیا گیا ہے' بلکہ ان کے پرانے ساتھی اور بعض نام نہاد ترقی پسند (رسول بخش پلیجو وغیرہ) ان کی جاہلی فکر کو بڑے پیمانے پر شائع کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ اس مقصد کے لیے حکومت پر دباؤ ڈال کر' ان سے شیخ مرحوم کی "دور تاریکی" کی گمراہ کن ضبط شدہ کتابوں سے پابندی ختم کرا دی ہے اور مزید افسوس ناک بات یہ ہے کہ حکومت ان کتابوں کو (جن کی تحریر کو شیخ ایاز نے اپنی گمراہی کا ثبوت اور اپنا جرم قرار دے کر' آخر عمر میں خدا کے حضور معافی کے خواست گار ہوئے) شائع کرنے کے لیے دس لاکھ روپے کی مالی مدد دینے کا اعلان کر چکی ہے۔ ہمارے خیال میں شیخ ایاز کے دوست نما دشمنوں کے لیے یہ "ایک سلسلہ روزگار" تو ہے مگر یہ مرحوم کی روح کو ایذا پہنچانے کے مترادف ہے۔ ممکن ہے ان میں سے بعض کو' مرحوم کی طرح' آخر عمر میں احساس زیاں سے دوچار ہونا پڑے۔

آزاد خیالی' لبرل ازم اور نام نہاد ترقی پسندی کے سراب کا شکار ہونے والے حضرات و خواتین کے لیے یہ کتاب' ایک اچھا ہدیہ ہو سکتی ہے ـــــ شاید بصیرت و موعظت کا باعث ہو۔ (رفیع الدین ہاشمی)

نصیحت الملوک' امام غزالیؒ' ترجمہ: ڈاکٹر سمیع اللہ قریشی۔ ناشر: فضلی سنز لمیٹڈ' اردو بازار' کراچی۔ صفحات: ۱۵۹۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

حضرت امام غزالیؒ سے بعض جعلی کتابیں بھی منسوب ہیں لیکن زیرنظران کی آخری زمانے کی، اپنی تصنیف ہے۔ امام علیہ الرحمہ نے اس کتاب کو سلجوقی سلطان محمد بن ملک شاہ کے لیے تحریر کیا تھا۔ جس کے اسلاف دین کے محافظ تھے اور خود اس نے بھی ۲۰ سال تک بڑی قابلیت اور کامیابی سے حکومت کی۔ کتاب کا پہلا حصہ بنیادی اعتقادی مسائل اور شرعی فرائض سے متعلق ہے، اور دوسرا: بادشاہوں، وزیروں اور حکومتی اہل کاروں کی سیرت اور فرائض پر ہے۔ امام غزالیؒ کہتے ہیں کہ جب تک حکمران کے اسلامی عقائد مضبوط نہیں ہوں گے اسلامی طرز کی حکمت عملی نہیں چل سکتی۔ وہ اس بات کے قائل ہیں کہ عدل و انصاف کا منبع خود حکمران ہیں اور اس کے کردار کا اثر سلطنت اور اہل کاروں پر ہوتا ہے۔ وہ یہ بھی واضح کرتے ہیں کہ اسلام میں اخلاقیات اور سیاسیات جدا نہیں۔

فاضل مترجم ڈاکٹر سمیع اللہ قریشی متعدد ممالک میں پاکستان کے سفیر رہے ہیں۔ دور حاضر میں اس قدیم کتاب کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے موصوف کہتے ہیں کہ ہر قوم کے کلچر کی کچھ بنیادی قدریں ہوتی ہیں۔ غزالیؒ کے دور کے کلچر کی قدریں آج خود پاکستانی کلچر کی بنیادیں ہیں، جیسے خوف خدا، عاقبت میں محاسبے کا ڈر، طاقت کو عارضی سمجھنا وغیرہ۔ یہی قدریں طاقت کے نشے کو بریک لگاتی ہیں۔ ڈاکٹر قریشی کے خیال میں غزالیؒ نے جس موضوع کو سب سے زیادہ اہمیت دی ہے وہ عدل و انصاف ہے۔ چنانچہ اس کتاب کا بیشتر حصہ اس حدیث نبویؐ کی تفصیلی و تشریح ہے: اَلْمُلْکُ یَبْقٰی مَعَ الْکُفْرِ وَلَا یَبْقٰی مَعَ الظُّلْمِ۔ امام غزالیؒ نے حکمرانوں کے سخت ترین محاسبے کا تصور دیا ہے۔ ان کے خیال میں معاشرے میں بدعنوانی (کرپشن) یا دیانت داری کا انحصار حکمران کے کردار پر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر حکمران دیانت دار ہوں گے تو عوام میں دیانت داری ہوگی۔ یہ امر کہ معاشرے میں بدعنوانی، بدکاری، رشوت وغیرہ رائج ہیں یا نہیں؟ حکمرانوں کے طرز عمل پر منحصر ہوتا ہے۔ غزالیؒ نے حسب موقع قدیم انداز کی حکایتوں کو مختلف نکات کی وضاحت کے لیے استعمال کیا ہے اور قرآن و حدیث کے حوالے بھی جگہ جگہ دیے ہیں۔

امام رحمہ اللہ کی یہ کتاب، آج بھی عوام و خواص کے لیے ایک اہمیت رکھتی ہے۔ صوری محاسن سے آراستہ، یہ کتاب اعلیٰ معیار اشاعت پر پوری اترتی ہے۔ (د-ہ)

قرآن، اہل کتاب اور مسلمان، محمد رضی الاسلام ندوی۔ ناشر: ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی، علی گڑھ۔ صفحات: ۲۹۴۔ قیمت: ۷۰ روپے۔

یہودی، عیسائی اور مسلمان بڑے بڑے وحدانیت پرست (monotheistic) گروہ ہیں۔ ذات باری کی صفات و کمالات کے بارے میں ان میں اختلاف ہے تاہم اس کے وجود پر تینوں گروہ ایمان رکھتے

ہیں۔ دنیا میں آبادی کے لحاظ سے سب سے زیادہ عیسائی ہیں' پھر مسلمان ہیں۔ یہودی دو کروڑ سے زائد نہیں۔ کئی ممالک خصوصاً مغربی ممالک میں' مکالمہ بین المذاہب (inter-faith dialogue) کے ادارے قائم ہیں۔ ان اداروں میں دوسرے مذاہب کے بارے میں حقیقی معلومات حاصل کرنے اور باہمی فاصلے اور دوریاں پاٹنے یا کم کرنے کی جدوجہد کی جاتی ہے۔ اس پس منظر میں یہود و نصاریٰ کے بارے میں حقائق سے باخبر رہنا ضروری ہے۔

محمد رضی الاسلام ندوی ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی علی گڑھ کے رفیق ہیں' مذکورہ کتاب کے دیباچے میں سبب تالیف پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

> یہود و نصاریٰ کے حالات پر انگریزی' عربی اور اردو وغیرہ میں بہت سی کتابیں موجود ہیں' مگر ان میں تاریخی پہلو غالب ہے' عبرت و موعظت کے پہلو پر کم روشنی ڈالی گئی ہے۔ ضرورت تھی کہ کوئی ایسی کتاب مرتب کی جائے جس میں تاریخی پہلو کی طرف اشارات ہوں' البتہ ان پہلوؤں کو خاص طور پر ابھارا گیا ہو جن سے مسلمانوں کو عبرت و نصیحت حاصل ہو اور وہ ایمان و یقین سے سرشار ہو کر پوری زندگی کو اطاعت الٰہی کے تابع بنا دیں اور اعمال صالحہ سے اسے آراستہ کریں۔

اس کتاب میں پہلے تو بنی اسرائیل پر اللہ کے انعامات' میثاق' یہود کی گمراہی اور سزائیں قرآنی حوالوں سے زیر بحث لائی گئی ہیں' پھر نصاریٰ کے عقائد' تاریخ اور اختلافات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ موضوع کے حوالے سے قرآن کی آیات اور ترجمہ بھی شامل ہے۔ مصنف نے قدما میں' طبری' ابن کثیر' کشاف' رازی اور دور جدید میں' تفسیر ماجدی' تفہیم القرآن' تدبر قرآن اور فی ظلال القرآن سے استفادہ کیا ہے۔ اہل کتاب کے نقش قدم پر چلنے کی ممانعت' ایک اہم باب ہے اور غیر مسلموں کی اندھا دھند پیروی کرنے والوں کے لیے خصوصی توجہ کا مستحق ہے۔

اپنے طرز اور اسلوب کی بدولت یہ عبرت و موعظت کی کتاب بن گئی ہے۔ تاریخی موضوعات پر اس قسم کے ٹھوس تحریری کام کا ایک مقام ہے' تاہم ایسی کتابوں میں دور حاضر کے اہل کتاب کی اسلام دشمنی اور اسلامی احیا کے خلاف ان کی سازشوں کا ذکر بھی کرنا ضروری ہے۔ علما و طلبا کے لیے یہ ایک مفید کتاب ہے۔ (محمد ایوب منیر)

ہمدرد صحت' اشاعت خاص "صحت مند بڑھاپا"۔ مدیر اعلیٰ: حکیم محمد سعید۔ ناشر: ہمدرد سنٹر' ناظم آباد' کراچی۔ صفحات: ۱۳۶۔ قیمت: ۳۰ روپے۔

اس مفید مجموعہ مضامین میں یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ بڑھاپے کو صحت اور تندرستی کے ساتھ کیسے گزارا جا سکتا ہے اور اس کے لیے غذا، عادات زندگی، ورزش اور علاج معالجے کے ضمن میں کیا کچھ کرنا چاہیے؟ اگر ہم اپنے طرز زندگی کو تبدیل کریں، اسلامی اصولوں کی پابندی کریں، یعنی جسم اور ماحول کی صفائی، مناسب اور متوازن نیند، دوپہر کو مختصر قیلولہ، رات جلد سوئیں اور صبح جلد بیدار ہوں (حکیم محمد سعید صاحب کے اپنے مختصر مضمون "صحت اور اسلام" میں ان پہلوؤں کی عمدگی سے وضاحت کی گئی ہے) تو بڑھاپے میں بھی انسان صحت مند زندگی کی نعمتوں سے بہ خوبی مستفید ہو سکتا ہے۔ اس مجموعے میں ورزشوں کے طریقے ہیں، غذائی ہدایات اور احتیاطیں بھی ہیں اور بڑھاپے کے بارے میں جدید سائنسی تحقیق بھی اور مزید بھی بہت کچھ۔ ایک دلچسپ اور معلومات افزا رسالہ۔ (ر-ہ)

نفس انسانی کے قرآنی تصورات، مرتبہ: ظفر آفاق انصاری۔ مترجم: عزیز ابن الحسن۔ ناشر: عالمی ادارہ فکر اسلامی، اسلام آباد۔ صفحات: ۱۱۰۔ قیمت: درج نہیں۔

یہ کتاب ان چھ مقالات کے تراجم پر مشتمل ہے جو عالمی ادارہ فکر اسلامی اور گورنمنٹ کالج لاہور کے شعبہ نفسیات کے اشتراک سے ۱۹۸۸ میں منعقدہ ایک سیمی نار میں پڑھے گئے۔ مترجم کے بقول: "یہ ترجمہ لفظی نہیں لیکن اسے اصل سے دور بھی نہیں جانے دیا گیا۔ جہاں ناگزیر ہوا وہاں انگریزی جملے کا مفہوم (صرف چند ایک مقامات پر) کھول کر بھی بیان کیا گیا ہے"۔ ترجمے کو اصل سے قریب تر رکھنے میں مقالہ نگاروں کے علاوہ جناب محمد سہیل عمر نے بھی مترجم کی کافی مدد کی ہے۔ ترجمے کی زبان اگرچہ صاف ستھری ہے لیکن بعض جگہوں پر مشکل الفاظ کے بجائے سادہ اور آسان الفاظ لائے جا سکتے تھے۔

مقالہ نگاروں کے نام اور مقالوں کے عنوانات یہ ہیں: ابصار احمد (نفس انسانی کے قرآنی تصورات)، نعمانہ حمید (اسلامی عرفان اور فلسفے کی روایت)، پروفیسر منظور الحق (قلب: نفس انسانی کا مرکز)، ڈاکٹر مہ نظیر ریاض (قرآن حکیم میں فرد اور معاشرہ)، پروفیسر عبدالحیٔ علوی (ذہنی صحت کا قرآنی تصور) قاضی شمس الدین الیاس (مسلم مذہبیت کے ابعاد، چند تجاویز)--- مقالہ نگاروں نے بڑی محنت سے نفس انسانی کو، پہلے دنیا کے عظیم مفکروں اور فلسفیوں کے افکار کی روشنی میں اور پھر قرآن حکیم کے سیاق و سباق میں سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ وہ نکتے جنھیں دنیا کے عظیم فلسفی اور حکیم، (افلاطون، ارسطو، ڈیکارٹ اور فرائڈ وغیرہ) سمجھنے اور سمجھانے میں عمریں گزار کر چلے گئے اور ہر قدم پر الجھتے اور الجھاتے رہے، قرآن حکیم انھیں اتنے سادہ اور آسان انداز سے سلجھا دیتا ہے کہ کوئی مشکل، مشکل نہیں رہتی۔ قرآن کے دلائل سن کر قاری یوں فرحت اور آسودگی محسوس کرتا ہے جیسے وہ کسی خطرناک بھنور سے نکل کر

اچانک کنارے پر آ کھڑا ہوا ہو۔

ان مقالات میں روح کی ماہیت، نفس انسانی کی حقیقت اور قلب کے دائرہ کار پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ ان موضوعات پر نہ صرف قدیم، بلکہ جدید نفسیات میں استعمال ہونے والی اصطلاحات سے بھی کام لے کر بات کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

روح، انسانی جسم میں ربانی عنصر کی علامت ہے۔ نفس، انسانی شخصیت اور ذات کا دوسرا نام ہے، جبکہ قلب جسم کے اندر قوت عاملہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جہاں تک روح کا تعلق ہے، اس کا اصل مسکن، عالم ارواح ہے۔ یہ کسی جسم کے لیے مخصوص ہو کر زمانی اور مکانی زندگی کی شکل میں اپنا اظہار کرتی ہے۔ قرآن حکیم نفس انسانی کی ابتدا تین جہتیں بیان کرتا ہے (۱) نفس امارہ انسان کو بدی کی طرف راغب کرتا ہے۔ یہ شہوانی اور آتشی جذبات کا ماخذ ہے۔ اس مرحلے پر ذات، لالچ، خود غرضی اور طمع کی صورت میں انسان کو مادی مقاصد کے حصول کی کوشش میں لگا دیتی ہے۔ (۲) نفس لوامہ ملامت گر ہے۔ یہ نیکی اور برائی کے درمیان فرق سے آگاہ کرتا ہے۔ یہ اخلاقی شعور کی بیداری کا مقام ہے۔ یہاں انائے عقلی تشکیل پذیر ہوتی ہے، لیکن یہ انائے عقلی حقیقت مطلقہ کا ادراک نہیں کر سکتی۔ (۳) نفس مطمئنہ کے درجے پر، نفسی جذبات، اطمینان اور خاموشی کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ یہاں انسان کی شخصیت، وحدت کے براہ راست ادراک کے طفیل توحید کے خالص نظریے تک رسائی حاصل کر لیتی ہے۔ باطنی تضادات ختم ہو جاتے ہیں اور ابدی ہم آہنگی اور یگانگت کی صورت میں کامل سکون حاصل ہوتا ہے، مثلاً سورہ الفجر (۲۷ تا ۳۰)۔ نفس کے اسی درجے کو "قلب" کا نام دیا گیا ہے۔ قلب، وجود کی الوہی جہت کی دہلیز ہے۔ یہ وہ قوت عاملہ ہے جو اعلیٰ درجے پر وہی کام انجام دیتی ہے جو ادنیٰ درجے پر آنکھ، کان اور ناک اور دیگر اعضاے حسی انجام دیتے ہیں۔ یہ جسم کا مرکز ہونے کے اعتبار سے باقی جسم کے مقابلے میں ماورائی جہت رکھتا ہے، مثلاً سورۃ الحج (۴۶)۔

نفس کے ان قرآنی درجات کا ہر مقالہ نگار نے بہ تصریح ذکر کیا ہے۔ یہ تمام مضامین اور خود مرتب کا کتاب پر مقدمہ، سب مل کر نفس انسانی کو قرآنی تناظر میں سمجھنے میں بڑے مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس کتاب کے مطالعے سے انسان کے مقصد تخلیق اور اس کی باطنی دنیا کے متعلق بڑی قیمتی باتیں سامنے آتی ہیں۔ قاری محسوس کرتا ہے کہ ایک کامیاب اور خدا کی مکمل رضا کی حامل زندگی گزارنے کے لیے قرآن ہی بہترین رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

ترجمے کی زبان صاف اور ستھری ہے۔ کتاب کا ظاہر خوب صورت ہے اور طباعت کی غلطی کہیں نظر نہیں آتی۔ بہرحال ایک بات کا شدت سے احساس ہوتا ہے کہ اس کتاب سے زیادہ تر وہی لوگ صحیح استفادہ کر سکتے ہیں جنھیں قرآن کا فہم، عربی زبان پر دسترس اور فلسفہ کے رموز سے واقفیت حاصل ہے۔

(سعید اکرام)

مطبوعات موصولہ

☆ **تحریک پاکستان اور بلوچستان** (توضیحی کتابیات، ۱۹۴۰ تا ۱۹۴۷)، پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر۔ ناشر: بولان بک کارپوریشن، زمانہ سٹریٹ، سرکی روڈ، کوئٹہ۔ صفحات: ۱۱۸۔ قیمت: ۱۲۰ روپے۔ [ایسی کتابوں کی وضاحتی کتابیات اور ایسے مضامین کی فہرست، جن میں تحریک آزادی اور قیام پاکستان میں بلوچستان کے کردار کا ذکر ہے]۔

☆ ماہنامہ **عکس صادق**، غالب نمبر، مدیر: گوہر ملسیانی۔ گوہر ادب پبلی کیشنز، مظہر فرید کالونی، صادق آباد۔ صفحات: ۲۱۶۔ قیمت: ۲۰ روپے۔ [۱۹۹۷ میں ولادت مرزا غالب کے دو سو سال پورے ہوئے۔ غالب کے دلدادگان کے لیے، اس مناسبت سے ان پر تنقیدی و تحقیقی مقالوں اور نظموں کا ایک عمدہ مرقع]۔

☆ **آدم خوابیدہ**، حنیف ساجد۔ پتا: وارڈ ۲، مکان ۹۰، بھلوان، سرگودھا۔ صفحات: ۱۱۲۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔ [مولف کا تیسرا مجموعہ غزلیات، اکابر نقادوں کی تحسین آمیز آرا کے ساتھ]۔

☆ **یوسف کابکا جانا**، یوسف ثانی۔ ناشر: شیلڈ پبلی کیشنز، پوسٹ بکس ۱۲۲۰۷، ڈیفنس اتھارٹی، کراچی، ۷۵۵۰۰۔ صفحات: ۱۳۴۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔ [طنزیہ مزاحیہ مضامین اور دلچسپ انشائیوں کا مجموعہ۔ آرٹ پیپر پر، اشاعت خاص، کاوش و اہتمام سے]۔

☆ ماہنامہ **القاسم**، خالق آباد، زڑہ میانہ، ضلع نوشہرہ، صوبہ سرحد۔ زیر سرپرستی: مولانا عبدالقیوم حقانی۔ مدیر: حافظ حبیب الرحمٰن۔ صفحات: ۴۸۔ قیمت: ۱۰ روپے، سالانہ: ۱۲۰ روپے۔ ["عالمی اسلامی تحریکوں اور جامعہ ابوہریرہ کا ترجمان"۔ مختصر اور معلومات افزا مضامین، خصوصاً طالبان افغانستان کے بارے میں]۔

☆ **الف سے اٹکھیلیاں**، محمد حمید شاہد۔ ناشر: القلم دارالاشاعت، ۱۱ شان پلازا، بلیو ایریا، اسلام آباد۔ صفحات: ۱۲۸۔ قیمت: ۹۰ روپے۔ [سیاسی، تہذیبی اور معاشرتی صورت حال پر، تحریفانہ انداز کے طنزیہ، مزاحیہ ادبی نثرپاروں کا عمدہ مجموعہ]۔

☆ **ناموس رسالت پر فتنہ وحید الدین خان کی یلغار**، محمد طاہر رزاق۔ ناشر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ۵، حسین سٹریٹ، مسلم ٹاؤن، لاہور۔ صفحات: ۱۶۔ قیمت: درج نہیں۔
["فتنہ وحید الدین، فتنہ قادیانیت کا تسلسل" ہے، جس کا مقصد "مسلمانوں کے دلوں سے محمدؐ اور محمدؐ کے جہاد کو نکالنا" ہے۔ "وحید الدین خاں اور قادیانی جماعت کے طریقہ واردات میں مطابقت اور مماثلت" ہے۔ "دونوں کا مشن ایک ہے"]۔